بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

گزشتہ پانچ چھ ماہ سے "حکمت قرآن" کے صفحات میں "ایک اہم اقتصادی مسئلہ اور اس کا حل" کے عنوان سے جو بحث چل نکلی ہے' اس کا یہ فائدہ تو یقیناً ہوا ہے کہ اس بحث کے بعض نہایت اہم گوشے اجاگر ہو کر سامنے آئے ہیں اور اسلامی اقتصادیات پر نظر رکھنے والے ایک جید عالم دین مولانا محمد طاسین صاحب کی رائے بھی وضاحت کے ساتھ سامنے آئی ہے' تاہم معاملہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر یہ کہنا شاید مشکل ہو گا کہ موجودہ دور کی معاشی پیچیدگیوں کے تناظر میں مسئلہ زیر بحث کا کافی اور شافی حل دیا جا چکا ہے۔ اس امر کا اظہار اسلامی اقتصادیات کے ماہرین میں سے ایک نمایاں شخصیت محمد اکرم خان کے اس مختصر مضمون سے بھی ہوتا ہے جو زیر نظر شمارے میں شامل ہے۔

جناب محمد اکرم خان صاحب کی شخصیت اور افکار سے قارئین "حکمت قرآن" بخوبی متعارف ہیں۔ اسلامی نظام معیشت سے متعلق ان کے گرانقدر مقالات گاہے بگاہے "حکمت قرآن" کی زینت بنتے رہے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے بھی اس بحث میں دلچسپی لیتے ہوئے اور اس مسئلے کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ایک مفصل نوٹ ادارہ کو ارسال کیا ہے۔ موصوف کی رائے میں "دونوں اطراف کی رائے میں کچھ نہ کچھ کمزوری ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مان لیں کہ یہ ان مسائل میں سے جو دور جدید میں پیدا ہوئے ہیں اور جن پر شرعی نقطہ نظر سے ابھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے"۔ ہم جناب اکرم خان صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ان سے گزارش کریں گے کہ وہ مسئلہ ہذا میں اپنی تحقیق اور مسئلہ کا حل بھی تجویز فرمائیں۔ اس لئے کہ یہ ایک بالکل بنیادی نوعیت کا معاملہ ہے اور ایک عام آدمی کے اعتبار سے اس کی عملی اہمیت بے پناہ ہے۔

اسلامی اقتصادی نظام پر باضابطہ انداز میں تحقیق کا آغاز ہوئے لگ بھگ بیس سال گزر چکے ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ کرنسی کی شرعی حیثیت اور مالی لین دین میں اس کے حقیقی مقام پر تاحال کوئی اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میدان میں جب بھی کوئی محقق کسی معاملے میں تحقیق کرتا ہوا آگے نکل جاتا ہے اور کسی مقام پر پہنچ کر اسے اس قسم کے کسی معاملے کی طرف

(باقی صفحہ ۵۹ پر ملاحظہ فرمائیں)